بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۷۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۰/۲۵ | ۲۲ ربیع الاول ۱۳۹۱ھ، ۱۸ ہجرت ۱۳۵۰ہش، ۱۸ مئی ۱۹۷۱ء | نمبر ۱۱۲

اخبار احمدیہ

59

ربوہ ۱۷ ہجرت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ۱۵ و ۱۶ ہجرت کی رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"۱۵ ہجرت۔ آج حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ الحمد للہ

۱۶ ہجرت۔ آج حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو چکروں کی تکلیف رہی۔"

احباب توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو کامل و عاجل شفا عطا فرمائے آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ ۱۷ ہجرت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔

احباب دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کاملہ کے ساتھ تا دیر سلامت رکھے آمین۔

اللہ تعالیٰ نے ملک سلیم احمد صاحب ناصر ایم۔اے ایل ایل بی ایڈووکیٹ (ربوہ) کو ۱۰ ہجرت بروز سوموار تین لڑکوں کے بعد پہلی بچی عطا فرمائی۔ نومولودہ محترم مولانا ظہور حسین صاحب سابق مبلغ روس و بخارا کی پوتی اور مکرم چوہدری عبدالرزاق صاحب آف ملتان کی نواسی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو لمبی صالح زندگی عطا فرمائے اور اسے والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

ربوہ ۱۷ ہجرت۔ پرسوں ۱۵ ہجرت بروز ہفتہ سوا پانچ بجے شام بارش ہوئی جس کے ساتھ شدید ژالہ باری بھی ہوئی اور خاصے موٹے اولے پڑے۔

مکرم ڈاکٹر محمد اسلم جہانگیری صاحب میدان عمل میں پہنچ گئے

سیرالیون سے بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ہمارے ڈاکٹر مکرم محمد اسلم جہانگیری صاحب معہ اہل و عیال بفضل خدا خیریت سے میدان عمل میں پہنچ گئے ہیں۔ الحمد للہ دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد کام شروع کرنے اور سرزمین بلال کے باشندوں کی اعلیٰ رنگ میں زیادہ سے زیادہ خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سیکرٹری مجلس نصرت جہاں
(احاطہ پرائیویٹ سیکرٹری)
ربوہ

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دُنیا کی مشکلات و مصائب میں سے راحت اور اطمینان کیساتھ گذر جانا ہر شخص کو میسر نہیں ہے

یہ صرف ان لوگوں کا حصہ ہے جو اپنی زندگی کو لاشئے سمجھ کر اللہ تعالیٰ کی عظمت کے قیام کیلئے اسے وقف کر دیتے ہیں

"دنیا کے مشکلات اور تلخیاں بہت ہیں۔ ہر ایک دشت پُرخار ہے۔ اس میں سے گذرنا ہر شخص کا کام نہیں ہے۔ گذرنا تو سب کو پڑتا ہے لیکن راحت اور اطمینان کے ساتھ گذر جانا یہ ہر ایک شخص کو میسر نہیں آسکتا۔ یہ صرف ان لوگوں کا حصہ ہے جو اپنی زندگی کو ایک فانی اور لاشئی سمجھ کر اللہ تعالیٰ کی عظمت و جلال کیلئے اسے وقف کر دیتے ہیں اور اس سے سچا تعلق پیدا کر لیتے ہیں۔ ورنہ انسان کے تعلقات ہی اس قسم کے ہوتے ہیں کہ کوئی نہ کوئی تلخی اس کو دیکھنی پڑتی ہے۔ بیوی اور بچے ہوں تو کبھی کوئی بچہ مر جاتا ہے تو صدمہ برداشت کرتا ہے لیکن اگر خدا تعالیٰ سے سچا تعلق ہو تو ایسے ایسے صدمات پر ایک خاص صبر عطا ہوتا ہے جس سے وہ گھبراہٹ اور سوزش پیدا نہیں ہوتی جو اُن لوگوں کو ہوتی ہے جن کا خدا تعالیٰ سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ پس جو لوگ اللہ تعالیٰ کے منشاء کو سمجھ کر اس کی رضا کے لئے اپنی زندگی کو وقف کرتے ہیں۔ وہ بے شک آرام پاتے ہیں ورنہ ناکامیاں اور نامرادیاں زندگی تلخ کر دیتی ہیں ——— ایک کتاب میں ایک عجیب بات لکھی ہے کہ ایک شخص سڑک پر روتا ہوا چلا جا رہا تھا۔ راستہ میں ایک ولی اللہ اس سے ملے۔ انہوں نے پوچھا کہ تو کیوں روتا ہے اس نے جواب دیا کہ میرا دوست مر گیا ہے۔ اُس نے جواب دیا کہ تجھ کو پہلے سوچ لینا چاہیئے تھا۔ مرنے والے کے ساتھ دوستی ہی کیوں کی؟

دُنیا عجیب مشکلات کا گھر ہے۔ بیوی بچوں کے نہ ہونے سے بھی غم ہوتا ہے اور اگر ہوں تب بھی مشکلات پیدا ہوتے ہیں اُن کی ضروریات کے پورا کرنے کے لئے بعض نادان انسان عجیب عجیب مشکلات میں مبتلا ہوتے ہیں اور صراطِ مستقیم سے ہٹ کر اُن کی ضروریات کو پورا کرنے کیلئے مال بہم پہنچاتے ہیں اور پھر اور مشکلات میں پھنستے ہیں۔ ایک فقیر ننگ دھڑنگ جس کے پاس ستر پوشی کے سوا اور کوئی کپڑا تک نہ تھا خوش و خرم کھیلتا کودتا جا رہا تھا۔ کسی سوار نے اس سے پوچھا کہ سائیں صاحب آپ ایسے خوش کیوں ہیں؟ اس نے کہا کہ جس کی مرادیں حاصل ہو جائیں وہ خوش ہوتا ہے یا نہیں؟ سوار نے کہا کہ تیری ساری مرادیں کس طرح پوری ہو گئی ہیں؟ اس نے کہا کہ جب خواہشیں چھوڑ دیں تو مرادیں پوری ہو گئیں۔

بات بالکل ٹھیک ہے۔ انسان دو طرح ہی خوش ہو سکتا ہے یا تو حصول مراد کے ساتھ یا ترکِ مراد کے ساتھ۔ اور ان میں سے سہل طریق ترکِ مراد کا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ سب زندگی تلخ ہے بجز اس کے جو اس دُنیا کے علاقوں سے الگ ہے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۱ تا ۲۳)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ — ربوہ
الفضل
۱۸ ر ہجرت ہش ۱۳۵۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مایوسی کا سبب اور اس کا علاج

اسلام کا درد رکھنے والے مسلمانوں کے دلوں میں یہ سوال اکثر اٹھتا ہے اور انہیں بالعموم بے چین رکھتا ہے کہ اسلام جسے اللہ تعالیٰ نے قیامت تک کے واسطے ساری دُنیا کی ہدایت اور رہنمائی کے لئے دُنیا میں بھیجا تھا صدیوں دُنیا میں غالب اور حکمران رہنے کے بعد کیوں زوال پذیر ہوگیا اور مسلمان دُنیا بھر میں کیوں نکبت و ادبار کا شکار ہوئے بغیر نہ رہے۔ اس سوال کا جواب مسلمان دانشوروں نے اپنے اپنے رنگ میں دینے کی کوشش کی ہے اور ان سب کے جوابوں کا لب لباب یہی ہے کہ مسلمانوں نے اسلام پر عمل کرنا چھوڑ دیا اسی لئے نکبت و ادبار نے انہیں آگھیرا

یہ بات اپنی جگہ بالکل صحیح ہے لیکن یہاں پھر سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر مرض کی تشخیص اور غلطی کا احساس ہو جانے کے باوجود مسلمان صحیح معنوں میں اسلام پر عمل پیرا ہو کر اقبال و عروج سے دوبارہ ہمکنار ہونے کی کوشش کیوں نہیں کرتے۔ آخر کیا چیز مانع ہے کہ وہ ایک آزمودہ اور خطا نہ جانے والے نسخہ کو استعمال کرنے کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔ اور کیوں ان کے دلوں میں یہ خواہش، یہ امنگ اور یہ ولولہ پیدا نہیں ہوتا کہ وہ خدا تعالےٰ کے آخری دین اور اس کی کامل و مکمل اور لازوال و بے مثال شریعت پر کما حقہٗ عمل پیرا ہو کر اپنی کھوئی ہوئی عظمت کو دوبارہ حاصل کریں! یہ سوال فی الحقیقت ایک نہایت ہی اہم سوال ہے اور بہت سے دانشوروں نے اس سوال کا بھی جواب دینے کی کوشش کی ہے ذیل میں ہم نمونہ کے طور پر وہ جواب درج کرتے ہیں جو فلسفہ اور اسلامیات کے ایک مشہور معلم و محقق نے دیا ہے انہوں نے ۴ر جون ۱۹۶۴ء کو دانشوروں کی ایک مجلس میں مقالہ پڑھتے ہوئے فرمایا:۔

"آپ صاحبان مجھے معاف فرمائیں گے اگر میں یہ کہوں کہ ہم نے یہ سوچنا چھوڑ دیا ہے کہ جو اختلال ہماری عمرانی ثقافتی زندگی میں پایا جاتا ہے اُس کا مداوا اور ایک جاندار تہذیب کے اختلال انگیز اثرات کا تدارک ہم کیسے کر سکتے ہیں۔ اور یہ کہ دنیا کی کوئی ہیئتِ اجتماعی اپنی بقا اور ترقی کے شرائط سے اس درجہ بے پروا کیسے ہو سکتی ہے!

ہماری اس بے پروائی کا سبب یہ ہے کہ ہم اسلام سے مایوس ہو گئے ہیں اور ہمارا یہ اعتقاد متزلزل ہو گیا ہے کہ اسلام کے اتباع سے زندگی میں خاطر خواہ نتائج پیدا ہو سکتے ہیں۔" (مقالات شام ہمدرد صـ۲۱)

حضرت بانیٔ سلسلۂ احمدیہ علیہ السلام کا (جنہیں خدا تعالیٰ نے اس آخری زمانہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فرزندِ جلیل کی حیثیت سے احیاء و غلبۂ اسلام کی غرض سے مبعوث کیا) ایک عظیم الشان کارنامہ یہ ہے کہ آپ نے اپنے متبعین کو اس مایوسی سے نجات دلا کر انہیں حقیقی ایمان سے مالامال کر دکھایا اور انہیں بے یقینی اور بے اعتمادی کی دلدل سے نکال کر ان کے دلوں کو پہاڑوں سے بھی زیادہ مضبوط یقین سے پُر کر دیا۔ اصل بات یہ ہے کہ حقیقی اور کامل ایمان کے فقدان کے نتیجہ میں ہی مایوسی جنم لیتی ہے اور انسان ناکارہ محض ہو کر عمل کی قوت اور ترقی کی امنگ سے بے بہرہ ہو جاتا ہے اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر آنے والے مسیح موعود کے متعلق فرمایا تھا "لَوْ كَانَ الْاِيْمَانُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَيَّا لَنَالَهٗ رَجُلٌ مِّنْ اَبْنَاءِ فَارِسَ" چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہو کر حقیقی ایمان کی انقلاب انگیز تاثیرات اور اس کی عظیم الشان برکات و ثمرات کو اس قدر مؤثر طریق پر واضح فرمایا کہ آپ کی خداداد قوتِ قدسی کے زیرِ اثر ایمان دلوں میں اترتا اور راسخ سے راسخ تر ہوتا چلا گیا مثال کے طور پر آپ نے ایمان کی انقلاب انگیز تاثیرات کو واضح کرتے ہوئے فرمایا:۔

"ایمان ہی سے پتہ لگتا ہے کہ خدا ہے۔ خدا فلسفیوں سے پوشیدہ رہا اور حکیموں کو اس کا کچھ پتہ نہ لگا۔ مگر ایمان ایک عاجز دلق پوش کو خدا تعالیٰ سے ملا دیتا ہے۔ اور اس سے باتیں کرا دیتا ہے۔ مومن اور محبوبِ حقیقی میں قوتِ ایمانی دلالہ ہے یہ قوت ایک مسکین، ذلیل، خوار، مردودِ خلائق کو قصرِ مقدس تک جو عرش اللہ ہے پہنچا دیتی ہے اور تمام پردوں کو اٹھاتی اٹھاتی دلآرام ازلی کا چہرہ دکھا دیتی ہے" (آئینہ کمالات اسلام صـ۲۷ حاشیہ)

نیز حضور علیہ السلام نے حقیقی ایمان کی دولت کی قدر کرنے اور اس سے اپنے آپ کو مالا مال کرنے کی تلقین کرتے ہوئے مزید فرمایا:۔

"سو اٹھو ایمان کو ڈھونڈو اور فلسفہ کے خشک اور بے سود دفتر دل کو جلاؤ کہ ایمان سے تم کو برکتیں ملیں گی۔ ایمان کا ایک ذرّہ فلسفہ کے ہزار دفتر سے بہتر ہے۔ اور ایمان سے صرف آخرت کی نجات نہیں بلکہ ایمان دُنیا کے عذابوں اور لعنتوں سے بھی چھڑا دیتا ہے اور روح کے تحلیل کرنے والے غموں سے ہم ایمان ہی کی برکت سے نجات پاتے ہیں۔ وہ چیز ایمان ہی ہے جس سے مومن کامل سخت گھبراہٹ اور قلق اور کرب اور غموں کے طوفان کے وقت اور اُس وقت کہ جب ناکامی کے چاروں طرف سے آثار ظاہر ہو جاتے ہیں اور اسباب عادیہ کے تمام دروازے مقفل اور مسدود نظر آتے ہیں مطمئن اور خوش ہوتا ہے۔ ایمانِ کامل سے سارے استبعاد جاتے رہتے ہیں اور ایمان کو کوئی چیز ایسا نقصان نہیں پہنچاتی جیسا کہ استبعاد۔ اور کوئی ایسی دولت نہیں جیسا کہ ایمان۔ دُنیا میں ہر یک ماتم زدہ ہے مگر ایماندار۔ دنیا میں ہر یک سوزش اور حرقت اور جلن میں گرفتار ہے مگر مومن۔ اے ایمان کیا ہی تیرے ثمرات شیریں ہیں۔ کیا ہی تیرے پھول خوشبودار ہیں۔ سبحان اللہ کیا عجب تجھ میں برکتیں ہیں۔ کیا ہی خوش نور تجھ میں چمک رہے ہیں کوئی ثریا تک پہنچ نہیں سکتا مگر وہی جس میں تیری کششیں ہیں۔ خدا تعالےٰ کو یہی پسند آیا کہ اب تو آوے اور فلسفہ جاوے۔ ولا رادّ لفضلہ" (آئینہ کمالات اسلام صـ۲۷۱، ۲۷۲)

الغرض اللہ تعالےٰ کا یہ بہت بڑا فضل اور احسان ہے کہ اُس نے ہمیں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ حقیقی اور کامل ایمان کی دولت سے مالا مال فرمایا ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنی اس بیش بہا دولت کی جس سے بڑھ کر دُنیا میں اور کوئی دولت نہیں، پوری پوری حفاظت کریں کیونکہ اس کی حفاظت کے ساتھ ہی دُنیا میں غلبۂ اسلام کی مہم کا بار آور اور مثمر ثمرات ہونا وابستہ ہے۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں ہمیشہ اس دولت سے مالا مال رکھے اور اس کی انقلاب انگیز تاثیرات اور نہایت درجہ شیریں اور لذیذ ثمرات کو ہمیشہ ہی ظاہر فرماتا رہے تاکہ اس دولت کے عام ہو جانے کے نتیجہ میں اسلام جلد دُنیا میں غالب آئے اور اس کی طرف منسوب ہونے والوں کی کھوئی ہوئی عظمت پھر بحال ہو جائے۔ آمین۔

وہی آج دَورِ صواب آگیا ہے

لبِ بام پھر آفتاب آگیا ہے
ہماری دُعا کا جواب آگیا ہے

جو کھولا گیا حرفِ لاتقنطوا سے
وہ مِن رحمۃ اللہ کا باب آگیا ہے

یہ ہے ابن فارس۔ ثریا سے جا کر
جو پھر لے کے "اُمّ الکتاب" آگیا ہے

جو پہلے چلا تھا صحابہؓ کے دم سے
وہی آج دَورِ صواب آگیا ہے

اسی کے کنارے ہے ربوہ ہمارا
وہ تنویر دیکھو! چناب آگیا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

53

مصائب اور مشکلات سے بچنے کی راہ ـــــ استغفار

از مکرم غلام رسول صاحب اعوان۔ پنشنر۔ ڈیرہ غازیخاں

روزمرہ کی زندگی پر آپ نظر دوڑائیں تو صاف نظر آئے گا کہ ایسے سینکڑوں دہانے کھلے ہوئے ہیں جن سے موت جھانک رہی ہے بیماریاں، حادثات، آفات ارضی سماوی وغیرہ طبی کتب کا مطالعہ کیجئے تو ان میں امراض کی فہرست بہت طویل ہے۔ صرف آنکھ کی تین ہزار بیماریاں ہیں گویا انسانی ڈھانچے میں ہزار ہا سوراخ ہیں جن راہ سے موت اندر داخل ہو سکتی ہے۔ اس سے صاف پتہ لگتا ہے کہ انسانی زندگی کتنی بے بقا اور غیر محفوظ ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوئے۔ پہلے بہت روتے۔ بعد میں فرمایا کہ اے اللہ کے بندو آفات اور بلیات چیونٹیوں کی طرح انسان کو لگی ہوئی ہیں۔ ان سے بچنے کی کوئی راہ نہیں بجز اس کے کہ سچے دل سے توبہ اور استغفار میں مصروف ہو جاؤ۔ پس اس زندگی کو جو بالکل غیر محفوظ اور خطرات سے پُر ہے۔ گذارنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں آجانے کے سوا اور کوئی راستہ نہیں ؏

بجز خلوت گاہ حق آرام نیست

یہ بالکل سچ ہے کہ صرف اسی کی ذات ہی حفاظت کا سرچشمہ ہے ورنہ اس جہاں میں عافیت کے جتنے گوشے ہیں وہ دنیا کے کسی بادشاہ کے پاس بھی نہیں۔

یہ ظاہر ہے کہ انسان کا اس ذات سے تعلق اس کے ذکر اور استغفار سے ہی ہو سکتا ہے اور یہ سچ ہے کہ اگر انسان اس کے دروازے سے ہٹ جائے تو اس کو کہیں اور پناہ نہیں ملے گی۔ اس کی زندگی بھی ناکامی کی زندگی ہوگی اور آخر بڑی حسرت سے اس دنیا کو چھوڑ دے گا بچہ جب والدین کو چھوڑ کر گھر سے نکل جاتا ہے تو اس کو دنیا میں کہیں سکھ اور آرام نہیں ملتا غلام اپنے آقا کو چھوڑ جائے تو اسے بھی سکون اور راحت نہیں ملتی بیوی اپنے خاوند سے راہ فرار اختیار کرے تو اس کی زندگی بھی ایک المیہ بن جاتی ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کا بندہ جب اپنے مالک سے منہ موڑ کر غیر اللہ کے پاس چلا جاتا ہے تو اسے بھی کشمکش حیات میں سکون اور اطمینان نہیں ملتا۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم میرے دروازے سے ہٹ جاؤ گے تو تم پر میری رضا کی جنت کے دروازے بند کر دیے جائیں گے (اِنَّ عِنْدَکُمْ عِنْدَنَا)

انسان اپنے نفس میں جھانک کر دیکھے تو اسے اپنی زندگی گزارنے کے لئے ایک مرکزی اور مربی کی سخت ضرورت ہے۔ وہ سراپا احتیاج ہے۔ ہر وقت اسے کوئی نہ کوئی حاجت دامنگیر رہتی ہے۔ اگر ایک ضرورت پوری نہ ہو تو کتنے اضطراب میں پڑ جاتا ہے۔ لہذا اسے فطری طور پر اپنے رب سے تعلق جوڑنے کی سخت ضرورت ہے تاکہ وہ دنیاوی خرخشوں سے آزادی حاصل کر لے اور یہ صحیح ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کا ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس کا ہو جاتا ہے مَنْ کَانَ لِلّٰہِ کَانَ اللّٰہُ لَہٗ اور جس کا کفیل خود خدا ہو جائے اسے کسی اور کی کفالت کی کیا ضرورت ہے لیکن یہ تعلق اس ذات سے اس صورت میں قائم ہوتا ہے۔ جب بندہ اپنے اعمال کو درست کرتا ہے ـــــ اس کے بتائے ہوئے طریق پر چلتا ہے نیز عاجزی اور فروتنی اختیار کرتا ہے اور یہی ایک راہ ہے جس سے وہ راضی ہو سکتا ہے چاہیئے کہ انسان اس راہ میں وفاداری دکھلائے۔ انابت الی اللہ کرے اور استغفار کو اپنا ورد بنا لے۔ کیونکہ یہی ایک راہ ہے جس سے بلائیں دور ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ مَا کَانَ اللّٰہُ مُعَذِّبَھُمْ وَھُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ جو بھی استغفار کرتے رہتے ہیں۔ ان پر اللہ تعالیٰ عذاب نہیں کرتا۔ انسان تو خطا و نسیان کا پتلا ہے یہ فرشتہ نہیں اس میں شر کا مادہ غالب ہے۔ ہر وقت اس سے کوئی نہ کوئی لغزش اور کمزوری سرزد ہوتی رہتی ہے۔ ہزار کوشش کے باوجود بھی بعض اوقات بدیاں ہو جاتی ہیں پس ان کے بد نتائج سے بچنے کے لئے استغفار کی بہت ضرورت ہے یہی ایک ڈھال ہے جو اسے بچاتی ہے جب انسان استغفار کرتا ہے اپنے کئے پر پشیمان ہوتا ہے اور آئندہ کے لئے گناہوں سے بچنے کا اقرار کرتا ہے تو خدا تعالیٰ بھی اسے معاف کر دیتا ہے کیونکہ وہ تواب ہے۔ اسے بخش دینے میں مزہ آتا ہے دنیاوی حکومتیں تو پکڑنے اور سزا دینے کے لئے کئی قسم کے حیلوں سے کام لیتی ہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ تو چھوڑنے کے لئے کوئی بہانہ بنا لیتا ہے۔ اگر انسان ہر وقت استغفار کے ذریعہ سے اپنی کمزوریوں کو چھپانے اور نیکیوں کے بجا لانے کی توفیق طلب کرتا رہے تو اللہ تعالیٰ کی نصرت بھی شامل حال رہتی ہے۔ ارشاد نبوی ہے۔ کہ جو شخص خدا کو سکھ میں یاد رکھتا ہے۔ خدا تعالیٰ اسے دکھ میں یاد رکھتا ہے اور جو سکھ میں یاد نہ رکھے وہ دکھ میں بچایا نہیں جاتا۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ کشتی ڈوبتی ہے تو سب روتے ہیں لیکن یہ رونا اس وقت کام نہیں دیتا۔ اگر پہلے استغفار کرتے اور اللہ تعالیٰ سے حفاظت طلب کرتے تو بچائے جاتے لیکن جب اپنی سیہ کاریوں کی وجہ سے فرد جرم لگ گیا تو سزا سے معافی کیسی؟

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی ایک صفت یہ بھی بیان کرتا ہے۔ کہ "ھُمْ بِالْاَسْحَارِ یَسْتَغْفِرُوْنَ" یعنی وہ ہنگام سحر استغفار کیا کرتے ہیں۔ جاننا چاہیئے کہ خدا کی صفت غفور کو جوش میں لانے کے لئے استغفار کی بہت ضرورت ہے اور یہی صفت اسے بہت پسند ہے کیونکہ اس کا کام بخشش اور خطا پوشی ہے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

سراپا معصیت میں ہوں سراپا مغفرت وہ ہے
خطا کوشی روش میری۔ خطا پوشی ہے کام اسکا

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے پوچھا کہ میرے مولا بتا کہ تجھے کونسا بندہ زیادہ پسند ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو آدمی طاقت رکھنے کے باوجود انتقام نہ لے۔ پس بخشش اور رحمت تو اس کی خاص صفت ہے اور یہی سب پر غالب ہے۔

حضرت یونسؑ کی قوم استغفار کی وجہ سے بچ گئی تھی قرآن میں مذکور ہے کہ یونسؑ کی قوم اپنی اصلاح پر آمادہ نہ تھی۔ ہر نصیحت کو ٹھکرا دیتی تھی اور حضرت یونس کو دکھ دیا کرتی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم اس قوم کو ۴۰ روز کے اندر تباہ کر دیں گے۔ یہ وعید سنا کر حضرت یونس قوم سے دور چلے گئے جب چالیس دن گذر گئے اور وہ واپس آ رہے تھے کہ دیکھیں ان لوگوں کا کیا انجام ہوا راستہ میں کسی سے پوچھا کہ نینوا کا کیا حال ہے اس نے کہا۔ اچھا ہے۔ خوب چہل پہل ہے لوگ اپنے اپنے کاموں میں مصروف ہیں۔ یہ سن کر حضرت یونس کے دل میں افسردگی پیدا ہو گئی اور کہا کہ میں اب نینوا نہیں جا سکتا لن ارجع الی قومی کذابًا اگر میں ان کے پاس گیا تو وہ مجھے جھوٹا سمجھیں گے۔ وہ اور راہ پر چل دئے۔ دل میں اللہ تعالیٰ سے شکایت کی کہ یہ کیا ہوا۔ وحی آئی کہ اے یونس یہ درست تھا کہ ہم نے اس قوم کو تباہ کرنا تھا لیکن جب ہم نے اس بستی کو تباہ کرنے کے لئے آندھی اٹھائی تو یہ لوگ اسے دیکھ کر ڈر گئے اور سب چھوٹے بڑے۔ عورت مرد باہر میدان میں جمع ہو کر آہ و زاری کرنے لگے اور مجھ سے معافی کے طلب گار ہوئے اور اے یونس۔ جب بندہ کے دامن میں عجز و ندامت کا سرمایہ ہو تو پھر میری رحمت کو منہ موڑنا مشکل ہو جاتا ہے۔ ہم نے انہیں معاف کر دیا یونس کہنے لگے۔ خدایا مجھے پہلے معلوم تھا کہ جب کوئی تیرے پاس خادم ہو کر آتا ہے تو تو اسے بخش دیتا ہے۔ مجھے خواہ مخواہ شرمندہ کیا ہے۔

پس عفو و درگذر۔ مغفرت اور خطا پوشی تو اس کا کام ہے وہ اسے کیسے چھوڑ سکتا ہے۔ حدیث میں ذکر ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر دنیا کے بندے گناہ نہ کرتے تو میں اس دنیا کو تباہ کر کے ایک اور دنیا بناتا وہ گناہ کرتے۔ پھر مجھ سے بخشش طلب کرتے تو میں ان کو بخش دیتا یہ بھی حدیث قدسی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کو نیک لوگوں کی عبادت اور تسبیح سے گناہگاروں کا رونا اور گڑگڑانا زیادہ پسند ہے۔ غرض خدا تعالیٰ کو بخشش بہت پسند ہے۔ لیکن اس کی بخشش کو جوش میں لانے کے لئے توبہ اور استغفار کی ضرورت ہے۔ اگر بندہ اپنے کئے پر پشیمان ہو جائے تو رحمت خداوندی اسے بخش دیتی ہے کہتے ہیں کہ جو گناہ پر پشیمان ہو وہ فرشتہ اور جو اکڑ جائے وہ شیطان۔ روز ازل آدم کو یہی سبق ملا تھا کہ تجھ سے خطائیں ہوں گی لیکن اگر تو استغفار کرے گا۔ تو تجھے بخش دیا جائے گا۔

پس توبہ اور استغفار کو ہر وقت مدنظر رکھنا چاہیئے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ بہترین شغل استغفار اور درود شریف ہے۔ مبارک ہے۔ وہ جو اس ورد کو نہیں چھوڑتا۔

جماعت احمدیہ کا مقصد

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جماعت احمدیہ کو خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں

"ہمارا مقصد ساری دنیا میں اسلام پھیلانا ہے۔ اور یہ بغیر قربانی کے نہیں ہو سکتا۔ جب تک ہم اپنے اوقات کی قربانی نہ کریں۔ جب تک ہم اپنے اموال کی قربانی نہ کریں۔۔۔۔ اس مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتے"

ہماری جماعت کے جملہ افراد کو چاہیئے کہ مذکورہ بالا ارشادات کے پیش نظر اسلام کو اکناف عالم میں پھیلانے کے لئے تحریک جدید کے مالی جہاد کے لئے اپنی قربانیوں کو پہلے سے بھی بڑھ چڑھ کر پیش کریں۔ تاکہ ہم اپنی زندگیوں میں اس اہم مقصد میں کامیاب ہو سکیں۔ آمین۔ (وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مقاصد پیدائش اور ان کے حصول کے طریق

(مکرم محمد انیس الرحمٰن صادق صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ)

(قسط ۲)

پانچواں وسیلہ:۔ اصل مقصود کے پانے کے لئے خدا تعالیٰ نے مجاہدہ ٹھہرایا ہے یعنی اپنا مال خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کے ذریعہ سے اور اپنی طاقتوں کو خدا کی راہ میں خرچ کرنے کے ذریعہ سے اور اپنی جانوں کو خدا کی راہ میں خرچ کرنے کے ذریعہ سے اور اپنی عقل کو خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کے ذریعہ سے اس کو ڈھونڈا جائے جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ جَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۔ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ۔ وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا۔ یعنی اپنے مالوں اور اپنی جانوں اور اپنے نفسوں کو مع ان کی تمام طاقتوں کے خدا کی راہ میں خرچ کرو اور جو کچھ ہم نے عقل اور علم اور فہم اور ہنر وغیرہ تم کو دیا ہے وہ سب کچھ خدا کی راہ میں لگاؤ جو لوگ ہماری راہ میں ہر ایک طور سے کوشش بجا لاتے ہیں ہم ان کو اپنی راہیں دکھا دیا کرتے ہیں۔

چھٹا وسیلہ:۔ اصل مقصود پانے کے لئے استقامت کو بیان فرمایا ہے یعنی اس راہ میں درماندہ اور عاجز نہ ہو اور تھک نہ جائے اور امتحان سے ڈر نہ جائے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ۔ نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ۔ یعنی وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ اللہ ہمارا رب ہے اور باطل خداؤں سے الگ ہو گئے پھر استقامت اختیار کی یعنی طرح طرح کی آزمائشوں اور بلا کے وقت ثابت قدم رہے ان پر فرشتے اترتے ہیں کہ تم مت ڈرو اور مت غم کرو بلکہ خوش ہو اور خوشی میں بھر جاؤ کہ تم اس جنت کے وارث ہو گئے جس کا تمہیں وعدہ دیا گیا ہے ہم اس دنیوی زندگی میں اور آخرت میں تمہارے دوست ہیں۔

اس جگہ ان کلمات سے یہ اشارہ فرمایا کہ اس استقامت سے خدا تعالیٰ کی رضا حاصل ہوتی ہے۔ یہ سچ بات ہے کہ استقامت فوق الکرامت ہے۔ کمال استقامت یہ ہے کہ چاروں طرف بلاؤں کو محیط دیکھیں اور خدا کی راہ میں جان اور عزت اور آبرو کو معرض خطر میں پاویں اور کوئی تسلی دینے والی بات موجود نہ ہو یہاں تک کہ خدا تعالیٰ بھی امتحان کے طور پر تسلی دینے والے کشف یا خواب یا الہام کو بند کر دے اور ہولناک خوفوں میں چھوڑ دے اس وقت نامردی نہ دکھلاویں اور بزدلوں کی طرح پیچھے نہ ہٹیں اور وفاداری کی صفت میں کوئی خلل پیدا نہ کریں صدق اور ثبات میں کوئی رخنہ نہ ڈالیں۔ ذلت پر خوش ہو جائیں موت پر راضی ہو جائیں اور ثابت قدمی کے لئے کسی دوست کا انتظار نہ کریں کہ وہ سہارا دے۔ نہ اس وقت خدا کی بشارتوں کے طالب ہوں کہ وقت نازک ہے اور باوجود سراسر بے کس اور کمزور ہونے کے اور کسی تسلی کے نہ پانے کے سیدھے کھڑے ہو جائیں اور ہر چہ بادا باد کہہ کر گردن کو آگے رکھ دیں اور قضاء و قدر کے آگے دم نہ ماریں اور ہرگز بیقراری اور جزع فزع نہ دکھلاویں جب تک کہ آزمائش کا حق پورا ہو جائے یہی استقامت ہے جس سے خدا ملتا ہے یہی وہ چیز ہے جس کی رسولوں اور نبیوں اور صدیقوں اور شہیدوں کی خاک سے اب تک خوشبو آرہی ہے۔ اسی کی طرف اللہ جل شانہٗ اس دعا میں اشارہ فرماتا ہے۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ۔ یعنی اے ہمارے خدا ہمیں استقامت کی راہ دکھلا وہی راہ جس پر تیرا انعام و اکرام مترتب ہوتا ہے اور تو راضی ہو جاتا ہے اور اسی کی طرف دوسری آیت میں ارشاد فرمایا۔ رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ اے خدا! اس مصیبت میں ہمارے دل پر وہ سکینت نازل کر جس سے صبر آجائے اور ایسا کر کہ ہماری موت اسلام پر ہو جاننا چاہیئے کہ دکھوں اور مصیبتوں کے وقت میں خدا تعالیٰ اپنے پیارے بندوں کے دل پر ایک نور اتارتا ہے جس سے وہ قوت پاکر نہایت اطمینان سے مصیبت کا مقابلہ کرتے ہیں اور حلاوتِ ایمانی سے ان زنجیروں کو بوسہ دیتے ہیں جو اس کی راہ میں ان کے پیروں میں پڑیں جب باخدا آدمی پر بلائیں نازل ہوتی ہیں اور موت کے آثار ظاہر ہوتے ہیں تو وہ اپنے رب کریم سے خواہ مخواہ جھگڑا شروع نہیں کرتا کہ مجھے ان بلاؤں سے بچا کیونکہ اس وقت عافیت کی دعا میں اصرار کرنا خدا تعالیٰ سے لڑائی اور موافقت تامہ کے مخالف ہے بلکہ سچا محب بلا کے اترنے سے اور آگے قدم رکھتا ہے اور ایسے وقت میں جان کو ناچیز سمجھ کر اور جان کی محبت کو الوداع کہہ کر اپنے مولیٰ کی مرضی کا بکلی تابع ہو جاتا ہے اور اس کی رضا چاہتا ہے اسی کے حق میں اللہ جل شانہٗ فرماتا ہے۔ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ۔ یعنی خدا کا پیارا بندہ اپنی جان خدا کی راہ میں دیتا ہے اور اس کے عوض میں خدا تعالیٰ کی مرضی خرید لیتا ہے۔ وہی لوگ ہیں جو خدا تعالیٰ کی رحمت خاص کے مورد ہیں۔

غرض وہ استقامت جس سے خدا ملتا ہے اس کی یہی روح ہے جو بیان کی گئی ہے جس کو سمجھنا ہو سمجھ لے۔

ساتواں وسیلہ:۔ اصل مقصود پانے کے لئے راستبازوں کی صحبت اور ان کے کامل نمونوں کو دیکھنا ہے۔ پس جاننا چاہیئے کہ انبیاءؑ کی ضرورتوں میں سے ایک یہ بھی ضرورت ہے کہ انسان طبعاً کامل نمونہ کا محتاج ہے اور کامل نمونہ شوق کو زیادہ کرتا ہے اور ہمت کو بڑھاتا ہے اور جو نمونے کا پیرو نہیں وہ سست ہو جاتا ہے اور بہک جاتا ہے اسی کی طرف اللہ جل شانہٗ اس آیت میں اشارہ فرماتا ہے۔ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ۔ یعنی تم ان لوگوں کی صحبت اختیار کرو جو راستباز ہیں اور ان لوگوں کی راہیں سیکھو جن پر تم سے پہلے فضل ہو چکا ہے۔

آٹھواں وسیلہ:۔ خدا تعالیٰ کی طرف سفر کرنا ایک نہایت دقیق در دقیق راہ ہے اور اس کے ساتھ طرح طرح کے مصائب اور دکھ لگے ہوئے ہیں اور ممکن ہے کہ انسان اس نادیدہ راہ میں بھول جائے یا ناامیدی طاری ہو اور آگے قدم بڑھانا چھوڑ دے اس لئے خدا تعالیٰ کی رحمت نے چاہا کہ اپنی طرف سے اس سفر میں ساتھ ساتھ اس کو تسلی دیتی رہے اور اس کی دلدہی کرتی رہے اور اس کی کمر ہمت باندھتی رہے اور اس کے شوق کو زیادہ کرے اور اس کی سنت اس راہ کے مسافروں کے ساتھ اس طرح پر واقع ہے کہ وہ وقتاً فوقتاً اپنے کلام اور الہام سے اُن کو تسلی دیتا اور ان پر ظاہر کرتا ہے کہ میں تمہارے ساتھ ہوں۔ تب وہ قوت پاکر بڑے زور سے اس سفر کو طے کرتے ہیں۔ چنانچہ اس بارے میں وہ فرماتا ہے۔

لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۱۰۱-۱۰۸)

مذکورہ اقتباس میں حضرت اقدسؑ نے مقصد پیدائش انسانی اور اس کے حصول کے طریق جامع مانع رنگ میں پیش فرمائے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں احسن رنگ میں ان مقاصد کو پانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

کرونڈی ضلع خیرپور میں جلسہ سیرت النبیؐ

جماعت احمدیہ کرونڈی کے زیر اہتمام جلسہ سیرت النبیؐ مسجد احمدیہ میں نو بجے رات زیر صدارت مکرم مرزا حسن محمد صاحب صدر جماعت احمدیہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم مولوی نصر اللہ خاں صاحب ناصر مربی سلسلہ احمدیہ نے "دنیا کا محسن" کے عنوان پر چالیس منٹ تک عمدہ پیرایہ میں حاضرین سے خطاب فرمایا۔ آپ کی تقریر کے بعد مکرم حکیم نذیر احمد صاحب ریحان مربی سلسلہ احمدیہ نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق" کے عنوان پر تقریر کی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پُر از عشق و محبت تحریرات کے اقتباسات پیش کئے۔ آخر میں مکرم مولانا غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ احمدیہ نے "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارفع مقام" کے عنوان پر تقریر کی۔ تقاریر کے دوران مکرم محمد یاسین صاحب اور مکرم بشیر احمد صاحب اختر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منظوم کلام خوش الحانی سے سنایا۔

جلسہ گاہ کو جھنڈیوں سے آراستہ کیا گیا تھا اور روشنی کا انتظام بھی تسلی بخش تھا۔ غیر از جماعت دوستوں میں سے ایک بڑی تعداد نے بھی جلسہ کا پروگرام سنا۔

(سیکرٹری اصلاح و ارشاد کرونڈی ضلع خیرپور سندھ)

درخواست دعا میرا لڑکا عمر سات ماہ کافی عرصہ سے بیمار ہے۔ اور کافی کمزوری ہے احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے کامل شفاء عطا فرمائے۔ (آمین)۔ خاکسار شیخ حفیظ احمد ناظم خدمت خلق لائلپور شہر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطیہ دہندگان "امداد درویشاں فنڈ"

ماہ اپریل ۷۱ء میں جن احباب نے امداد درویشاں کے فنڈ میں رقوم جمع کروائی ہیں ان کے نام شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان معطی احباب کی قربانی کو قبول فرمائے اور اپنے حضور سے انہیں اس کی بہترین جزا بخشے۔ (ناظر خدمت درویشاں)

محترمہ آمنہ بی بی صاحبہ بیوہ خواجہ غلام نبی صاحب کھالیاں ۲۰/-
منشی محمد صادق صاحب بشیر آباد (سندھ) ۱۰/-
الحاج نواب زادہ محمد امین خان صاحب بنوں شہر ۵/-
نفضل احمد شاہ صاحب چک عبدالخالق - جہلم ۵/-
شیخ محمد اسلم محمد سلیم صاحبان ریلوے روڈ دنیا پور ملتان ۱۰/-
میجر منظور الحسن صاحب سرکلر روڈ گجرات ۱۰/-
وکیل المال ثانی ربوہ ۵۰/-
عبدالرحمن صاحب امیر جماعت راولپنڈی ۵/-
محمد عمر صاحب صدر جماعت خضدار (ڈیرہ غازیخان) ۱/-
چوہدری محمد شفیع صاحب گنج تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ ۱۰۰/-
صوفی بشارت الرحمن صاحب ناظر تعلیم ربوہ ۵/-
منور احمد صاحب عارف والہ (ڈاکٹر خداداد صاحب) ۱۵/-
دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ (خانپور ضلع رحیم یار خان) ۲۲/-
محمد امین صاحب اوکاڑہ (بجائے حافظ عبدالعزیز صاحب) ۱۷/-
محاسب صاحب جماعت احمدیہ کراچی ۸۰-۹۰
شیخ مبارک احمد صاحب (شیخ رشید احمد صاحب زیمبیا) ۵۰/-
حضرت مولوی محمد الدین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ ربوہ ۵/-
نسیم اختر صاحبہ بنت ڈاکٹر عبدالستار شاہ صاحب ربوہ ۲۵/-
نوابزادہ محمد امین خان صاحب بنوں شہر ۵/-
مولوی اللہ دتہ صاحب سیکرٹری مال گوٹھ احمد پور ۱۸-۵۰
ملک عبدالوہاب صاحب گولبازار ربوہ ۵/-

عبدالغفار صاحب سیکرٹری مال سرگودھا (محمد اسلم صاحب باجوہ) ۶/-
امتہ العزیز ادریس صاحبہ سیکرٹری لجنہ ناصرات لاہور ۳۵/-
غلام احمد صاحب ظہور انسپکٹر بیت المال گاڑی کھاتہ حیدر آباد ۳۰۲-۵۰
عبدالکریم صاحب ڈیرہ غازی خان ۲/-
محمد اکرم صاحب محاسب جماعت احمدیہ گوجرانوالہ ۱۰/-
ملک محمد افضل صاحب چوہڑ کانہ ۵۰/-
اعجاز احمد صاحب سٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی ۵۰/-
محمد یحیٰ صاحب کوئٹہ ۱/-
محمد اکرم صاحب محاسب جماعت احمدیہ گوجرانوالہ ۱/-
ملک رشید الدین انور چونیاں ضلع لاہور ۱-۵۰
محمد امین صاحب سیکرٹری مال اوکاڑہ ۲/-
محمد حنیف صاحب پنشنر دوالیال ضلع جہلم ۳۰/-
نور احمد خان صاحب مرکزی سیکرٹری مال لاہور ۸۶/-
محمد اکرم خان صاحب کریم نگر فارم ضلع تھرپارکر ۲/-
جماعت احمدیہ مظفر گڑھ ۱۰/-
ایک دوست بذریعہ وکیل المال ثانی ربوہ ۱۵۰/-
محمد یحیٰ زیدی صاحب راجہ جنگ ضلع لاہور ۱/-
مکرم مولوی ابوالمبارک محمد عبداللہ صاحب پسرور ۳/-
محمد عاشق صاحب سیکرٹری مال ساہیوال ۵/-
حضرت مولوی محمد الدین صاحب (صدر صدر انجمن احمدیہ) ۵/-

یاد رکھنے کی باتیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے ارشاد کے مطابق عہدیداران لجنات بچیوں کو "یاد رکھنے کی باتیں" حفظ کروانے کی طرف خصوصی توجہ دیں۔ نیز ہر ماہ رپورٹ کریں کہ کتنی بچیوں نے کتنے صفحات یاد کر لئے ہیں۔ سالانہ رپورٹ میں دیئے گئے امور کو مدنظر رکھ کر رپورٹ ارسال کریں۔ کوئی ایک شق بھی خالی نہ رہے۔
(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

اشتہار نیلام

نیلام: محاصل چونگیات ٹاؤن کمیٹی۔ گڑھ مہاراجہ

بذریعہ اشتہار ہذا ہر خاص و عام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ ٹاؤن کمیٹی گڑھ مہاراجہ محاصل چونگیات کا نیلام مورخہ ۲۴-۵-۷۱ء بوقت ۸ بجے صبح بمقام دفتر ٹاؤن کمیٹی ہونا قرار پایا ہے۔ مدت نیلام از ۱-۷-۷۱ تا ۳۰-۶-۷۲ ہوگی۔
خواہش مند حضرات تاریخ اور وقت مقررہ پر تشریف لاکر نیلام میں حصہ لیں اور موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔
شرائط نیلام موقع پر پڑھ کر سنائی جائیں گی یا دفتر ہذا سے معلوم کی جاسکتی ہیں۔
المشتہر: سید شفیق احمد ایڈمنسٹریٹر ٹاؤن کمیٹی گڑھ مہاراجہ

چندہ تحریک خاص لجنہ اماء اللہ

(حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

جلسہ سالانہ ۶۸ء کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے میں نے اپنی بہنوں کے سامنے یہ تحریک پیش کی تھی کہ انشاء اللہ ۷۲ء میں لجنہ اماء اللہ کے قیام پر پورے پچاس سال ہو جائیں گے۔ اس خوشی میں لجنہ اماء اللہ پانچ لاکھ کا ایک فنڈ قائم کرے جس کے خرچ کی مندرجہ ذیل اغراض ہوں گی۔ ۱۔ کسی ایک زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ شائع کروانا یا اس رقم سے حضور جو پسند فرمائیں۔
(۲) دفتر لجنہ اماء اللہ کے دفتر کی توسیع (۳) نصرت انڈسٹریل کی تعمیر (۴) فضل عمر جونیئر سکول کی تعمیر۔
(۵) تاریخ لجنہ اماء اللہ کی تدوین و اشاعت۔

اب صرف ایک سال باقی رہ گیا ہے لیکن ابھی تک صرف چار لاکھ کے وعدہ جات حاصل ہوئے ہیں۔ اور ۱،۶۸،۹۱۸-۱ وصول ہوئے ہیں۔ چندہ کی رفتار اتنی سست ہے کہ ہم ۷۲ء کے آخر تک ایک عمارت بھی نہ بنا سکیں گے۔ کجا سارے کاموں کا شروع کرنا۔ تمام لجنات اس طرف خصوصی توجہ دیں اور انفرادی طور پر بھی بہنیں اس تحریک میں دلچسپی لیتے ہوئے خود چندہ دیں دوسروں کو تحریک کریں۔ پانچ سو یا اس سے زائد چندہ دینے والی بہن کا نام لجنہ ہال میں کندہ کروایا جائے گا۔ انشاء اللہ۔

ہمارا ربّ بڑا پیار کرنے والا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کے بارے میں اپنے خطبہ مورخہ ۲۳ اخاء ۱۳۴۹ ہش مطابق ۲۳ اکتوبر ۱۹۷۰ء میں فرمایا:-

"ہمارا رب بڑا پیار کرنے والا ہے۔ غلبۂ اسلام کا خود ایک منصوبہ بنایا اور فرمایا کہ دنیا جو مرضی کرے ساری اقوام عالم حلقہ بگوش اسلام ہو کر حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے سرشار اور مست ہو کر آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے قدموں میں جمع ہو جائیں گی اور ہمارا رب فرماتا ہے میں یہ کر کے چھوڑوں گا اور آپ نے فرمایا کہ تمہارے سر پر میں سہرا باندھنا چاہتا ہوں اس واسطے میرے کہنے کے مطابق تم قربانیاں دو۔"
(نائب وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

انعامی مقابلہ

شعبہ تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے ہر سال علمی و تحقیقی مضامین لکھنے کا انعامی مقابلہ کروایا جاتا ہے اس کے لئے اس سال حسب ذیل عنوان مقرر کیا گیا ہے

"لین دین کے متعلق قرآنی اصول"

یعنی قرآن کریم نے تجارت، بیع و شراء، قرضہ اور ہبہ وغیرہ کے متعلق جو اصول بیان فرمائے ہیں ان کی تفصیل۔ یہ مقالہ پندرہ ہزار الفاظ پر مشتمل ہونا چاہیئے اوّل دوم اور سوم آنے والے خدام کو علی الترتیب ۵۰/- ۳۰/- اور ۲۰/- روپے کے نقد انعامات سالانہ اجتماع ۱۹۷۱ء کے موقع پر دیئے جائیں گے۔

زیادہ سے زیادہ خدام کو اس مقابلہ میں حصہ لینا چاہیئے بالخصوص شہری مجالس کو تو کوشش کرنی چاہیئے کہ کم از کم ان کی مجلس کا ایک نمائندہ ضرور اس مقابلہ میں شریک ہو۔ تمام مقالہ جات ۳۰ ستمبر ۱۹۷۱ء تک مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے نام بھجوائے جائیں۔ (مہتمم تعلیم)

ضروری اعلان

کوئی دوست اپنی چھتری غلطی سے مکرم خواجہ لطیف احمد صاحب گولبازار ربوہ کے پاس چھوڑ گئے ہیں۔ یہ چھتری جن صاحب کی ہو وہ واپس لے جائیں (محمد افضل بٹ کلرک فضل عمر ہسپتال ربوہ)

درخواست ہائے دعا

میرا لڑکا عزیز منور احمد بعمر ۲ ماہ ۲۶ اپریل سے بیمار ہے اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے
(مبشر احمد ناصر - لاہور)

۲۔ میرے دادا مرزا احمد شفیع صاحب عرصہ چھ ماہ سے پیشاب کی تکلیف سے بیمار ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کامل شفا عطا فرمائے (آمین) (مرزا خلیل احمد قمر دارالنصر غربی ربوہ)

بالکل نیا تحفہ
کاجل نور بصر
آنکھوں کی خوبصورتی کے لئے
تیار کردہ
دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

استقلال کے ساتھ بدیوں کا مقابلہ کرنا اور نیکی کے حصول کیلئے کوشش کرنیکا نام صبر ہے

دوسرے معنے صبر کے یہ ہیں کہ جب کوئی مصیبت آئے تو انسان گھبرائے نہیں اور ہمّت نہ ہارے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ البقرہ کی آیت وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنْفُسِكُمْ مِنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِنْدَ اللّٰهِ ط کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صبر کے معنے یہ ہیں کہ انسان متواتر اور استقلال کے ساتھ ان بدیوں کا مقابلہ کرے جو اس کو اپنی طرف کھینچ رہی ہوں۔ اور ان بدیوں کے مقابلہ کے لئے تیار رہے جو اس کو آئندہ پیش آنے والی ہوں۔ اسی طرح صبر کے ایک معنے یہ ہیں۔ کہ انسان استقلال کے ساتھ ان نیکیوں پر قائم رہے جو اس کو حاصل ہو چکی ہوں اور ان نیکیوں کے حصول کی کوشش کرے جو اس کو ابھی ملی نہیں۔ غرض استقلال کے ساتھ نیکیوں پر قائم رہنے اور استقلال کے ساتھ آئندہ نیکیوں کے حصول کے لئے کوشش کرنے کا نام صبر ہے۔

دوسرے معنے صبر کے یہ ہیں کہ انسان جزع فزع نہ کرے۔ جب کوئی مصیبت آپڑے تو گھبرائے نہیں اور ہمت نہ ہارے۔ اگر اس کا کوئی عزیز مرتا ہے یا اس کا مال کھویا جاتا ہے۔ یا اسی قسم کا کوئی اور واقعہ پیش آتا ہے تو وہ اس امر کو مدّنظر رکھے کہ جو کچھ اُس کے پاس ہے وہ اس کا نہیں بلکہ بطور انعام خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کو ملا ہُوا ہے اور صبر سے کام لے۔ پھر اس صبر کی بھی آگے دو قسمیں ہیں۔ ایک اُن معاملات میں صبر کرنا جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں اور بندوں کا ان میں کوئی دخل نہیں ہوتا۔ اور دوسرے ان معاملات میں صبر کرنا جو بندوں کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ جو معاملات اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ اُن کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص کا کوئی رشتہ دار فوت ہو گیا یا بیمار ہو گیا۔ یا ملک میں قحط پڑ گیا یا کوئی ایسی جنگ چھڑ گئی جس کی وجہ سے اس کے کاروبار میں گھاٹا پڑ گیا۔ یہ ایسے واقعات ہیں کہ ان میں انسان کا کوئی دخل نہیں۔ ان میں خدا تعالیٰ کی رضا پر استقلال کے ساتھ قائم رہنا صبر کہلاتا ہے۔ لیکن ایسے معاملات جو بندوں کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں ان میں بعض دفعہ انسان ہاتھ پاؤں ہلا سکتا ہے۔ لیکن پھر بھی اگر کوئی شخص اس پر سختی کرتا اور اس کو دُکھ دیتا ہے تو وہ مقابلہ نہیں کرتا۔ مثلاً کوئی اس کو تھپڑ مارتا ہے تو وہ آگے سے بولتا نہیں۔ خدا تعالیٰ تو اگر اس کی جان بھی لے لے تو وہ بول نہیں سکتا۔ لیکن اگر کوئی شخص اُسے تھپڑ مارے تو یہ بھی مناسب جواب دے سکتا ہے۔ اگر اس کو تھپڑ مارنا ہی مناسب ہو۔ تو تھپڑ مار سکتا ہے۔ اور اگر اس وقت تھپڑ مارنا قومی فوائد کے لحاظ سے یا اس شخص کی اصلاح کے نقطہ نگاہ سے مناسب نہ ہو تو تھپڑ نہیں مارتا۔ بہرحال ایسی حالت میں اگر کوئی شخص خاموش رہتا ہے تو یہ صبر کہلاتا ہے لیکن اس حالت میں ضروری ہے کہ یہ شخص بزدل نہ ہو اور اس وجہ سے چپ نہ ہو کہ دوسرا شخص بھی مجھے آگے سے مارے گا۔ خدا تعالےٰ کے مقابلہ میں تو اس کا چُپ رہنا اور صبر کرنا عدم مقدرت پر مبنی ہو گا لیکن انسانوں کے مقابلہ میں اس کا صبر عند المقدرت ہو گا۔ یعنی اگر وہ بدلہ لینے کی طاقت رکھتا ہے۔ لیکن اس لئے بدلہ نہیں لیتا کہ شاید بدلہ نہ لینے سے کوئی مفید نتیجہ نکل آئے تو یہ اس کا صبر کہلائے گا۔ مگر خدا تعالیٰ کے مقابلہ میں یہ بدلہ لینے کی مقدرت ہی نہیں رکھتا وہاں اس کا چپ رہنا یا نہ رہنا برابر ہو گا۔ اس لئے وہاں صبر کے یہی معنے ہوں گے کہ گھبرائے نہیں اور ہمت ہار کر بیٹھ نہ رہے لیکن بندوں کے مقابلہ میں اس کو بدلہ لینے کی مقدرت ہو اور پھر صبر کرے تو صبر کہلانے کا مستحق ہو گا کیونکہ یہ بدلہ لینے کی طاقت رکھتے ہوئے صبر کرتا ہے...... غرض انسانوں کے مقابلہ میں صبر ہمیشہ وہ ہوتا ہے جو عند المقدرت ہو بے شک بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ انسان کمزور ہوتا ہے اس میں بدلہ لینے کی طاقت اور ہمت ہی نہیں ہوتی۔ اور وہ خیال کرتا ہے کہ اچھا میں صبر کرتا ہوں مگر اسے ہم صبر نہیں کہہ سکتے صبر یہی ہے کہ وہ دیکھے کہ مجھ میں اتنی طاقت ہے کہ میں بدلہ لے سکتا ہوں لیکن پھر بھی وہ عفو سے کام لے

(تفسیر سورۃ البقرہ ص ۱۱۶، ۱۱۷)

قائدین اضلاع فوری توجہ فرمائیں

ہمارے سالِ رواں کے چھ ماہ گذر رہے ہیں اس وقت تک ہر مجلس کے بجٹ کا ۱/۲ حصہ ضرور بضرور مرکز میں موصول ہو جانا چاہیئے تھا۔ مگر ابھی تک اکثر مجالس نے اپنا بجٹ پورا نہیں کیا۔ قائدین اضلاع سے درخواست ہے وہ اپنے اپنے اضلاع میں مجالس کی وصولی کی حالت بہتر بنانے کی کوشش کریں۔ (مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

آپ کی تجاویز کی ضرورت ہے

مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے ہفتہ اصلاح و ارشاد کے لئے ۲۰ سے ۲۷ اگست ۱۹۷۱ء تک کی تاریخیں منظور فرمائی ہیں سب انصار بھائی ابھی سے اس ہفتہ میں اصلاح و ارشاد کے کام کو بہترین رنگ میں کرنے کے لئے تیاری فرمائیں۔ اراکین مجلس انصار اللہ سے عموماً اور زعماء اور ناظمین سے خصوصاً درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اپنی قیمتی تجاویز ۳۱ مئی تک ہمیں بھجوا دیں کہ

۱۔ اس ہفتہ میں انصار کو کن موضوعات پر تقاریر کی مشق کروائی جاوے۔ تاکہ اُن کے علم میں اضافہ ہو۔

۲۔ عملی طور پر اصلاح و ارشاد کے کام کے لئے کیا پروگرام بنایا ہے۔

علاوہ ازیں کوئی اور مفید تجویز ہو تو وہ بھی لکھیں۔

(قائد اصلاح و ارشاد مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

اعلان برائے تاریخ لجنہ اماء اللہ لاہور

ہمارا ارادہ لجنہ اماء اللہ لاہور کی تاریخ لکھنے کا ہے اس لجنہ کا قیام ۱۹۲۵ء میں ہُوا تھا۔ جن بہنوں نے کسی وقت بھی اس کی خدمت سرانجام دی ہو وہ اپنے کام کی تفصیلات سے مطلع فرمائیں۔ اور جو ایسی کام کرنے والی بہنیں وفات پا چکی ہیں۔ ان کے رشتہ داروں سے التماس ہے کہ اُن کے کام سے ہمیں اطلاع دیں۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ لاہور
مسجد دارالذکر)

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کا جلسہ تقسیم اسناد و انعامات

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کا سالانہ جلسہ تقسیم اسناد و انعامات (کانووکیشن) امسال ۲۹ مئی ۱۹۷۱ء بروز ہفتہ صبح ۹ بجے کالج ہال میں منعقد ہونا قرار پایا ہے۔ ۱۹۷۰ء میں تعلیم الاسلام کالج ربوہ سے بی۔ اے / بی ایس سی پاس کرنے والے امیدوار اپنی ڈگریاں اس موقع پر حاصل کرنے کے لئے مورخہ ۲۸ مئی بروز جمعہ ۵ بجے شام سے قبل ربوہ پہنچ جائیں تاکہ وہ کانووکیشن کی ریہرسل میں شامل ہوسکیں۔

گاؤن اور ہڈ وغیرہ حسب سابق کرایہ پر دفتر کالج کے توسط سے مل سکیں گے۔ غیر حاضر امیدواروں کی ڈگریاں حسب قواعد محکمہ تعلیم کو واپس بھجوا دی جائیں گی۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

درخواستہائے دُعا

(۱) میری والدہ صاحبہ عرصہ سے بیمار ہیں ان دنوں انکی طبیعت زیادہ خراب ہے اور بغرض علاج فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔ (انیس بٹ دارالرحمت غربی ربوہ)

(۲) میرا چھوٹا بچہ عزیزم ریحان باسم چند دنوں سے بعارضہ خسرہ و بخار بیمار ہے احباب جماعت سے اس کی صحت یابی۔ درازیٔ عمر۔ نیک اور خادم دین بننے کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

(حمامۃ البشریٰ لیکچرار جامعہ نصرت ربوہ)